سوال

(471)ڈاکٹری علاج اور تمبا کو کی خرید و فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹری علاج اور تمبا کو کی خرید و فروخت کرنا قرآن وحدیث کے رو سے جائز ہے کہ نہیں؟ راقم کرامت علی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ تمبا کو کی حرمت میں اختلاف ہے اس کی حرمت پر کوئی قطعی دلیل قائم نہیں اور اصل اشیا میں حلت ہے۔ لقولہ تعالیٰ

هُوَالَّذى خَلَقَ لَكُم مافِى الأَرضِ جَميعًا ... سورة البقرة ٢٩

(وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے سب تمھارے لیے پیدا کیا)

جب تک اس کی حرمت پر کوئی کافی دلیل قائم نہ ہو۔ حرمت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ہاں بعض چیزیں اس قسم کی بھی ہیں جن کی حلت یا حرمت صاف صاف وارد نہیں ہوئی ہے اس وجہ سے بہت لوگوں پر ان کی حلت اور حرمت مشتبہ رہتی ہے اس قسم کی چیزوں کا حکم یہ ہے کہ ان کے استعمال سے یعنی کھانے پینے اور بیچنے خریدنے سے پرہیز کرنا اولیٰ ہے اور ان سے پرہیز کرنے والے استعمال میں لانے والے سے بہتر ہیں بخاری شریف (ص: 13 مطبع احمدی) میں ہے۔

الحلال بین والحرام بین وبینہا مشتبہات لایعلمہا کثیر من الناس فمن اتقی المشتبہات استبرالدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبہات کراع یرعی حول الحمی یوشک ان یواقعہ واللہ اعلم بالصواب[1] الحدیث

(حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں بہت سے لوگ انھیں نہیں جانتے پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا وہ اس چرواہے کی طرح جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس (چراگاہ) میں چرائے گا)

2۔ اگر ڈاکٹری دوا میں کوئی حرام چیز نہ پڑی ہو تو جائز ہے ورنہ بلا ضرورت ناجائز ہاں ناچاری کے وقت وہ بھی جائز ہے

هُوَالَّذى خَلَقَ لَكُم مافِى الأَرضِ جَميعًا ... سورة البقرة ٢٩

(وہی ہے جس نے زمین میں جو کچھ ہے سب تمھارے لیے پیدا کیا)

---

[1]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (52) صحيح مسلم رقم الحديث (1599)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ: 720

محدث فتویٰ